تعارف و تبصرہ

وصل حبیب اللہ : مؤلفہ پروفیسر محمد اقبال ملک

ناشر رابطۂ تنویر القلوب، راولپنڈی ۔ قیمت ٥ روپے ٥٠ پیسے

چھوٹی تقطیع، صفحات ٣٢٠، ملنے کا پتہ ملک محمد طیب، بیت الطیب،

گلی نمبر ٣٣، ڈھوک رتھ ، راولپنڈی ۔

حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے دیدار سے اھل ایمان اپنے اپنے شوق و جذبۂ محبت کے بقدر سعادت حاصل کرتے رھتے ھیں ۔ بچپن میں متعدد اصحاب کے متعلق یہ معلوم ھوا تھا کہ وہ 'رسول نما' تھے، یعنی ان کی بتائی ھوئی ترکیب کے مطابق عمل کرنے والے خواب میں حضورص کے دیدار سے مشرف ھوتے تھے ۔ علم خواب کے موضوع پر قرون اولی کے اکابر خصوصا حضرت حسن بصری اور ابن سیرین رحمہما اللہ تعالی نے بہت کچھ لکھا ھے ۔ اور خواب کے مختلف مسائل سے بحث کی ھے ۔ زیر نظر کتاب اسی علم کے بعض خاص مباحث پر روشنی ڈالتی ھے۔ اس چھوٹی تقطیع کی کتاب کے تین سو بیس صفحات میں لایق مؤلف نے خصوصی طور پر حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے دیدار سے خواب میں مشرف ھونے کے واقعات قلمبند کئے ھیں ۔ واقعات مستند کتابوں سے ، حسب بیان مؤلف ، بڑی جستجو اور جدوجہد کے بعد جمع کئے گئے ھیں ۔

فہرست مضامین کے ذیل میں، اشارات ربانی، خواب کی اقسام، ثبوت دیدار، زیارت خواب کے واقعات اور بشارات، خواب میں افاضات و تصرفات، بیداری میں دیدار اور مشاھدات، حضور اقدس کی زیارت کی شرائط، زیارت کے لئے اعمال، روضۂ اطہر پر حاضری، اور حلیۂ اقدس جیسے متبرک عنوانات کے ماتحت تفصیلات درج ھیں ۔

کتاب کی ترتیب و زبان گو علمی اور تنقیدی نہیں مگر شروع سے آخر تک پوری کتاب حضرت رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ والہانہ جذب و شوق کی آئینہ دار ہے۔ واقعات کے بیان میں تحقیق کا التزام کیا گیا ہے۔ کتاب کی افادیت کے پیش نظر طبع ثانی میں عربی عبارتوں کے اعراب و حرکات اور زبان و بیان کی تصحیح کی طرف خاص توجہ ہونی چاہئے۔ اور طباعت کی تحسین کی کوشش ضرور لایق ستائش ہوگی۔

اپنے فن میں یکتا ہونے کی وجہ سے تصوف و انوار محمدی کے گرویدہ حضرات کے لئے یہ ایک نعمت غیر مترقبہ ہے اور حضرت رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کے دیدار کے شائقین حضرات کے لئے نہایت قیمتی تحفہ۔

محمد صغیر حسن معصومی

تاریخ کشمیر: مؤلفہ سید محمود آزاد۔
شائع کردہ ادارہ معارف کشمیر ہاڑی گہل تحصیل باغ آزاد کشمیر۔
تعداد صفحات ۸۴۰، قیمت بیس روپیے۔
سول ایجنٹ بک سینٹر حیدر روڈ، راولپنڈی۔

کشمیر کی تاریخ یوں تو بہت پرانی ہے لیکن اس کا قدیم ماضی مجہول ہے۔ تاریخ کے ان گمشدہ اوراق کو منظرعام پر لانے کا ایسا کوئی ذریعہ نہیں جسے مستند کہا جا سکے۔ جو سواد تحقیق و جستجو کی دسترس میں تھا ان کو جمع کرنے میں سولف نے پوری کاوش کی ہے۔ قدیم و جدید ماخذ کے تمام ذخیرے کو کھنگال کر انھوں نے کشمیر کی ایک ایسی مبسوط تاریخ مرتب کی ہے جو مفصل بھی ہے اور جامع بھی۔ تاریخی سواد کی چھان پھٹک میں سید آزاد نے جرح و تنقید سے کام لیا ہے اور اس لئے بہت سا ایسا سواد ان کی کتاب میں جگہ نہ پا سکا جس کی بنیاد محض ظن و تخمین یا حسن

اعتقاد پر تھی ـ سید محمود آزاد کی یہ کتاب اس لحاظ سے اہم ہے کہ اس میں زمانہ قدیم سے لیکر ۱۹۴۷ تک کے تمام نشیب و فراز عہد بعہد موجود ہیں اور حالات و واقعات کا تسلسل قائم کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ آزاد صاحب نے کشمیر کی باقاعدہ تاریخ کا آغاز ۶۱۷ عیسوی سے کیا ہے ـ تاریخ شروع کرنے سے پہلے تقریبا دو سو صفحات میں انہوں نے کشمیر کے متعلق تمام ضروری معلومات یکجا کردی ہیں۔

یہ کتاب سید آزاد کی ۱۱ سال کی محنت شاقہ کا نتیجہ ہے ـ تصنیف و تالیف کے دشوار گذار مرحلے آزاد صاحب نے کس طرح طے کیئے ہوں گے اس کا اندازہ وہی لوگ کرسکتے ہیں جو اس کتاب کا مطالعہ کریں گے ـ مگر اس سے بڑا کارنامہ جو آزاد کے ہاتھوں انجام پایا وہ کتاب کی طباعت کا ہے۔ آزاد صاحب کا جذبہ شوق قابل ستائش ہے کہ انہوں نے اس ضخیم کتاب کی طباعت کا بار بھی خود ہی اٹھایا ـ

سید آزاد کا انداز تحریر شگفتہ ہے۔ وہ سلیس اور با محاورہ زبان بے تکلف لکھ سکتے ہیں ـ ان کے سلسلۂ بیان میں روانی ہوتی ہے۔ وہ ایک کہنہ مشق مصنف ہیں ـ اس کتاب کے علاوہ کئی دوسری کتابیں بھی ان کے قلم سے نکل چکی ہیں۔

شرف الدین اصلاحی

مراقبات : تصنیف عبدالصمد صارم الازہری

ناشر ادارہ علمیہ نمبر ۵ دھنی روڈ نئی انارکلی لاہور۔

مجلد مع گرد پوش، تعداد صفحات ۱۶۰، قیمت پانچ روپے ـ

مراقبات کو دیکھ کر اس کی ظاہری ہیئت سے دھوکہ ہوتا ہے کہ کوئی مجموعہ شاعری ہے ـ صفحات الٹنے کے بعد معلوم ہوتا ہے کہ یہ تو

نثری مجموعہ ھے اور پڑھنے کے بعد کھلتا ھے کہ شعر بصورت نثر ھے۔ اس لئے کہ کتاب اول سے آخر تک شعور و وجدان کی باتوں کا مرقع ھے۔

صارم صاحب یونیورسٹی اورینٹل کالج لاھور میں عربی کے پروفیسر ھیں اور متعدد کتابوں کے مصنف ھیں۔ جن لوگوں نے انہیں دیکھا ھے تصدیق کریں گے کہ مراقبات ان کی ظاھری ھیئت کا کتابی مرقع ھے۔ وہ بالعموم آنکھیں بند کئے عالم استغراق میں رھتے ھیں، گویا حالت مراقبہ میں ھیں۔ یہ کتاب ان کی اسی حالت کی پیداوار ھے۔ کتاب کے آغاز سے پہلے سرورق پر صارم صاحب نے یہ عبارت درج کی ھے:۔

''بعض اوقات میرے دماغ پر حقائق کی اس طرح بارش ھوتی ھے کہ میں پریشان ھوجاتا ھوں، اکثر باتوں کو بھول جاتا ھوں، کچھ کو قلمبند کرلیتا ھوں، کچھ ایسے ھیں جن کے ضبط کے لئے قلم اٹھاتا ھوں تو دنیا کے کسی لغت میں مجھے ما فی الضمیر کی ادائیگی کے لئے الفاظ نہیں ملتے اور کچھ حقائق ایسے ھیں کہ میری سمجھ سے بالا تر ھوتے ھیں''۔

یہ الفاظ اس کتاب کے مختصر تعارف کے لئے کافی ھیں۔ مزید تعارف کے لئے چند اھم ابواب کے عنوانات کا ذکر مناسب ھوگا۔

عالم لاھوت، عالم ملکوت، عالم ناسوت، عالم صموت، عالم حقیقت، عالم خیال، عالم نفس اور عالم طاغوت۔

کتاب بحیثیت مجموعی دلچسپ ھے اور اس میں اصحاب ذوق کے لئے بہت سی کام کی باتیں ھیں۔ پوری کائنات صارم صاحب کی زد میں ھے۔ مضامین اور حقائق کے تنوع کا اندازہ عنوانات سے لگایا جاسکتا ھے۔

کتابت طباعت عمدہ، جلی حروف میں بڑی نفاست سے چھاپی گئی ھے۔ کاغذ بھی اچھا استعمال کیا گیا ھے۔ اور اس لحاظ سے قیمت بہت مناسب ھے۔ ناشر سے طلب کی جاسکتی ھے جس کا پتا اوپر درج کردیا گیا ھے۔

شرف الدین اصلاحی